مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷- امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق پونے ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج دوپہر تک اچھی رہی۔ مگر ظہر کے وقت اچانک آنکھ میں تکلیف ہو گئی۔ جس کی وجہ سے بینائی میں ضعف محسوس ہونے لگا۔ مگر خدا کے فضل سے شام کے قریب اس تکلیف میں بہت کچھ کمی ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

دارالشکر کمیٹی کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب مرزا عبدالحق صاحب اور جناب شیخ عبدالحمید صاحب آڈیٹر پر مشتمل جو کمیشن مقرر فرمایا تھا۔ آج پھر اس نے اپنا کام کیا۔

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب ڈیرہ غازیخان سے واپس آگئے ہیں۔

افسوس کل قاضی تاج الدین صاحب محلہ دارالانوار بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور جناب ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب امرتسری کے چھوٹے بھائی تھے۔ آج بعد نماز ظہر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب قاضی صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں۔

چوہدری علی اکبر صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ آئی۔ پنڈی گھیپ ضلع کیمبل پور کا خورد سالہ بچہ پرسوں بعارضہ نمونیا فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج اس کی نعش یہاں لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنازہ پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالےٰ چودھری صاحب کو نعم البدل عطا کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عرب میں اشاعت اور یورپ میں اتمام حجت

"اس وقت ہمارے دو بڑے ضروری کام ہیں۔ ایک یہ کہ عرب میں اشاعت ہو۔ دوسرے یورپ پر اتمام حجت کریں۔ عرب پر اس لئے کہ اندرونی طور پر وہ حق رکھتے ہیں۔ ایک بہت بڑا حصہ ایسا ہو گا۔ کہ ان کو معلوم نہ ہو گا۔ کہ خدا نے کوئی سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ان کو پہنچائیں۔ اور اگر نہ پہنچائیں تو معصیت ہو گی۔ ایسا ہی یورپ والے حق رکھتے ہیں۔ کہ ان کی غلطیاں ظاہر کی جائیں۔ کہ وہ ایک بندہ کو خدا بنا کر خدا سے دور جا پڑے ہیں۔ یورپ کا تو یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ واقعی اخلد الی الارض کا مصداق ہو گیا ہے۔ طرح طرح کی ایجادیں صنعتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس سے تعجب مت کرو۔ کہ یورپ ارضی علوم و فنون میں ترقی کر رہا ہے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ جب آسمانی علوم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ تو پھر زمین ہی کی باتیں سوجھا کرتی ہیں۔ یہ کبھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ نبی بھی کلیں بنایا کرتے تھے۔ یا ان کی ساری کوششیں اور ہمتیں ارضی ایجادات کی انتہا ہوتی تھیں۔ آج جو اخرجت الارض اثقالہا کا زمانہ ہے۔ یہ مسیح ہی کے وقت کے لئے مخصوص تھا۔ چنانچہ اب دیکھو۔ کہ کس قدر ایجادیں اور نئی کانیں نکل رہی ہیں۔ ان کی نظیر پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی ہے میرے نزدیک طاعون بھی اسی میں داخل ہے اس کی جڑ زمین میں ہے۔ پہلا اثر چوہوں پر ہوتا ہے" (الحکم جلد ۵ نمبر ۱۴)

بارش نبوت اور بارش ولایت

"ایک بارش تخم ریزی کے لئے ہوتی ہے۔ اور پھر ایک بارش اس تخم کے نشوونما اور سرسبزی کے لئے ہوتی ہے۔ اسی طرح نبوت کی بارش تخم ریزی کے لئے ہوتی ہے۔ اور محدثین اور مجددین کی بارش جو انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون کے ضمن میں داخل ہیں اس تخم کے بارور کرنے اور نشوونما دینے کے لئے ہیں۔ میں نے بارہا اس امر کا ذکر کیا ہے۔ کہ نبوت الوہیت کے لئے بطور میخ کے ہوتی ہے۔ جو شخص نبوت کا انکار کرتا ہے رفتہ رفتہ وہ الوہیت کے انکار تک پہنچ جاتا ہے۔ اور نبوت کے لئے ولایت بطور میخ کے ہوتی ہے۔ ولی کے انکار سے رفتہ رفتہ سلب ایمان ہو جاتا ہے۔

اس وقت دیکھو۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو برس سے زائد عرصہ گزر گیا۔ اگر خدا تعالےٰ اس وقت تک بالکل خاموش رہتا۔ اور اپنی تجلی نہ فرماتا۔ تو اسلام ایک قصہ اور کہانی سے بڑھ کر کوئی وقعت نہ رکھتا۔ اور اس کو دوسرے مذاہب پر کوئی خصوصیت اور فضیلت نہ ہوتی جیسے ہندو اپنے بزرگوں سے منسوب خوارق کو پرانوں۔ اور شاستروں میں لکھا ہوا بیان کرتے ہیں۔ اور دکھا کچھ نہیں سکتے۔ اسی طرح پر اسلام کے اعجازی نشانوں کا ذکر مسلمانوں کی کتابوں ہی میں بتاتے۔ اور دکھا کچھ نہ سکتے. تو دوسرے مذاہب پر اس کو کیا فضیلت رہتی!!" (الحکم جلد ۵ نمبر ۲۰)

وصیتیں

نمبر ۵۵۶:- منکہ میر محمد ولد سرافراز علی مرحوم قوم ککے زئی پٹھان پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) اراضی ملکیت خود بیس بیگھ یک کنال قیمتی تین ہزار -/۳۰۰۰

(۲) اراضی مرہونہ ۳ بیگھ ۳ مرلہ قیمتی ایک ہزار -/۱۰۰۰

(۳) مکان سکونتی قیمتی ایک ہزار دو سو روپیہ -/۱۲۰۰

(۴) ظروف مسی و تانبہ قیمتی پچاس روپے -/۵۰

(۵) نقد بنک میں چار سو سولہ روپے ساڑھے چودہ آنے -/۶/۱۴/۴۱۶

میزان کل جائداد متذکرہ بالا پانچ ہزار چھ سو چھیاسٹھ روپے چودہ آنے چھ پائی۔ میں اپنی اس جائداد سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو رقم میں اپنی زندگی میں وصیت کی مد میں داخل کروں گا۔ اس سے منہا کی جائے گی۔ باقی کے واسطے میں خود ہی اپنی زندگی میں ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔ یا میرے بعد میرے وارثان وصیت کو ادا کرنے کے پابند ہونگے کمی و بیشی کے متعلق اطلاع دی جاوے گی۔ میں اب ملازمت سے علیحدہ ہو چکا ہوں۔ میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- میر محمد ککے زئی پٹھان

گواہ شد:- غلام نبی ساکن نوشہرہ

گواہ شد:- محمد لطیف ولد محمد حسین قوم جٹ باجوہ تلونڈی عنایت خان ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد:- اللہ رکھا ولد امیر ساکن نوشہرہ

نمبر ۵۵۷:- منکہ محمد علی ولد گامے خان قوم کھوکھر راجپوت پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن موضع شکار ڈاکخانہ دہاریوال ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۲ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔

زمین چاہی یک گھماؤں چھ کنال ۲ گھماؤں بارانی ۲ گھماؤں جو کہ اندازاً تین صد روپیہ کی ہوگی اور یہ اراضی ضلع مذکور میں رہن ہے اور ۲ عدد مکان خام جن کی تخمیناً قیمت یکصد پچاس روپیہ ہوگی۔ اس طرح اس تمام جائداد زرعی و سکنی کی قیمت تخمیناً چار صد پچاس روپیہ ہے چنانچہ کل جائداد زرعی و سکنی کی ۱/۱۰ حصہ کی قیمت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس وقت میں محمود آباد فارم ضلع نواب شاہ سندھ میں زمیندارہ کا کام کرتا ہوں میں اس آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ مذکور بالا کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرے انتقال کے وقت اگر کوئی اور بھی جائداد مملوکہ و مقبوضہ از قسم منقولہ و غیر منقولہ پائی جاوے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس کے خلاف میرے ورثاء سے کسی کو کسی قسم کا کوئی انحراف کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔ بلکہ ہر طرح سے پابند ہونگے میں اپنی جائداد کا حصہ انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ کہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں۔ لیکن اگر کسی صورت میں ادا نہ کر سکا۔ تو پھر میرے پس ماندگان ورثاء اس کے ادا کرنے کے پابند ہونگے۔ مکرر آنکہ میری جائداد از قسم غیر منقولہ محمود آباد فارم میں کوئی نہیں ہے۔ بلکہ میں یہاں پر بطور مزارعہ کے کام کرتا ہوں۔ اس کی آمد ہر ششماہی ادا کرتا رہوں گا۔ لہذا یہ چند حروف بقائمی ہوش و حواس خمسہ و ثبات عقل خود بلا اکراہ و جبر غیرے بطور وصیت تحریر کر دیتا ہوں کہ سند رہے۔

العبد:- محمد علی نشان انگوٹھا

گواہ شد:- خدا بخش ولد محمد علی

گواہ شد:- شاہ دین ولد محمد علی

نمبر ۵۶۴:- منکہ سید احمد شاہ ولد سید رسول شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۳۰ء ساکن چک نمبر ۱۱۶ جنوبی ڈاکخانہ چک نمبر ۱۱۹ جنوبی ضلع سرگودہا حال محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ٹاہلی براستہ پنی سرروڈ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ / ۱ بمطابق ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائداد کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو آج کل مبلغ پندرہ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرتا رہوں گا میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی لہذا یہ چند حروف تحریر کر دئے تاکہ سند رہے

فقط۔ المرقوم ۱/۲ ۱۴ بقلم رحمت علی مسلم

العبد:- سید احمد شاہ بقلم خود۔ گواہ شد:- رحمت علی مسلم۔ گواہ شد:- اسمٰعیل ..... [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۵ مارچ۔ آج جرمنی کے ۰۰ ۴۸ ٹن وزنی ایک اور تجارتی جہاز "لاکارونا" نے برطانوی جنگی جہازوں کے نرغے میں پھنس کر خودکشی کر لی۔ تمام جہازی کشتیوں میں سوار ہو گئے اور جہاز کو آگ لگا دی اب تک ۴۳ جرمن جہاز خودکشی کر چکے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۸۴۰۰۰ ۱ ٹن ہوتا ہے۔ اور ۳۶ جرمن جہاز اتحادیوں نے گرفتار کئے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ کیکسٹن ہال میں سر مائیکل اڈوائر سابق گورنر پنجاب پر حملہ کرنے والے شخص کا نام سرکاری یا غیر سرکاری رپورٹ میں اودھم سنگھ بتایا گیا ہے۔

لاہور ۱۵ مارچ۔ پنجاب اسمبلی میں آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے کانگرسی ارکان کے اشتعال انگیز اور قابل اعتراض رویہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ ان عدم تشدد کے حامیوں سینہ گرد کے عاملوں اور کانگرس کے نام لیواؤں کو اپنی ذہنیت بدلنی چاہیئے۔ ورنہ وہ دن دور نہیں جب کہ پنجاب میں کانگرس کا جنازہ خود ان کے کندھوں پر نکلے گا۔

لاہور ۱۵ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی کے قریب پولیس نے چھ خاکساروں کو جو فرنٹیر سے آئے تھے اور خاکی وردی میں ملبوس تھے۔ حراست میں لے لیا۔ یہ خاکسار ایک صف میں مارچ کر رہے تھے انہیں تھانہ سول لائن میں لے جایا گیا۔ اور تنبیہہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔

اوسلو ۱۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے روس اور فن لینڈ کی جنگ میں فن لینڈ کے ۱۷ ہزار افراد ہلاک ہوئے ہیں جن میں سے ۲ ہزار افسر تھے۔ اور مالی لحاظ سے ۸۰ لاکھ پونڈ کا نقصان ہوا ہے ہیلسنکی میں اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ جنگ اور صلح کے باعث فن لینڈ کے ۴ لاکھ افراد بے گھر اور قلاش ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے سر مائیکل اڈوائر کا قاتل پٹیالہ کا ہے جو پیدائش کے لحاظ سے سکھ ہے۔ آج سے ۲۰ سال پیشتر وہ پنجاب میں اشتراکی کارکن کے طور پر موجود تھا۔ اور باغیانہ تقریر کی پاداش میں کچھ عرصہ جیل میں بھی رہ چکا ہے

چٹاگانگ ۱۵ مارچ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ چٹاگانگ نے ایک حکم جاری کیا ہے جس کے رو سے بہت سے سابق نظربندوں کو تین ماہ کے لئے ان کے رہائشی مکانوں میں اس لئے نظربند کر دیا گیا ہے کہ ان کی سرگرمیاں امن عامہ کے لئے خطرناک ہیں۔ ان پر یہ پابندی بھی عائد کی گئی ہے کہ وہ کسی سابق نظربند یا قیدی یا کسی طالب علم سے جو ان کا رشتہ دار نہیں ہے خط و کتابت یا ملاقات نہیں کر سکتے اور نہ ہی قابل اعتراض اشیاء اپنے قبضہ میں رکھ سکتے ہیں۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنی کے جس جہاز کو برازیل کے سمندر میں ڈبو دیا گیا ہے۔ اس کے متعلق امریکہ کی ۲۱ جمہوریتوں نے برطانیہ کے خلاف اظہار ناراضگی کیا ہے۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ فریقین ان کے سمندروں میں داخل ہو کر جنگ نہ کریں

لنڈن ۱۷ مارچ۔ آج دشمن کے ۱۴ ہوائی جہازوں نے ایک بندرگاہ پر حملہ کیا۔ اور بم گرائے۔ جن میں سے ایک بم ایک جنگی جہاز پر گرا۔ مگر نقصان معمولی ہوا۔ جرمن ہوابازوں میں سے پانچ مارے گئے یا زخمی ہوئے۔ ہوائی جہازوں کے حملہ سے ایک غیر فوجی مارا گیا اور سات زخمی ہوئے۔ برطانیہ کے ہوائی جہازوں اور ہوائی جہازوں پر گولے پھینکنے والی توپوں نے دشمن کے جہازوں کو بھگا دیا۔ ان میں سے ایک کو گرا لیا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچا

لنڈن ۱۷ مارچ۔ آج جرمنی کی دو اور ڈبکنی کشتیاں ڈبو دی گئی ہیں

لنڈن ۱۴ مارچ۔ رومانیہ پایہ تخت بخارسٹ میں یہ افواہ مشہور ہے کہ اگلے ہفتے ایک بڑا نازی لیڈر وہاں آنے والا ہے۔ جو رومانیہ کو اس بات کی گارنٹی دے گا۔ کہ اس کی غیر جانبداری کو نہیں توڑا جائے گا۔ اور اس کے بدلے اس سے سیاسی اور اقتصادی فوائد حاصل کئے جائیں گے۔ اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔

دہلی ۱۷ مارچ۔ آج صبح حضور وائسرائے کپور تھلہ کا دورہ ختم کر کے دہلی پہنچ گئے ہیں۔

دہلی ۱۷ مارچ۔ آج سہ پہر کو منظور پورہ میں کانگرس کا جلسہ زیر صدارت بابو راجندر پرشاد ہوا۔ جس میں سکرٹری نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جو پاس ہو گئی۔ اس کے بعد بابو راجندر پرشاد نے مولانا ابوالکلام کا نام صدارت کے لئے پیش کیا۔ انہوں نے صدارت قبول کر کے مختصر سی تقریر کی۔ آج صبح ورکنگ کمیٹی کا جلسہ چار گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ جس میں گاندھی جی بھی شریک ہوئے۔ کانگرس کا کھلا اجلاس منگل کی شام کو پانچ بجے منعقد ہوگا جس میں لڑائی اور ہندوستان کے متعلق قرارداد پیش ہوگی جو پاس ہونے کے بعد وائسرائے کے پاس بھیج دی جائے گی۔ یہ نئی بات ہے جو پہلے کبھی نہیں کی گئی۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ رائل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے دیکھ بھال کے لئے پھر پولینڈ پر اڑان کی۔ دشمن کے لڑنے والے ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ مگر برطانوی جہاز اپنا کام ختم کر کے سلامتی سے لوٹ آئے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ جرمنوں نے آج یوگوسلاویکیا کا ایک جہاز ساڑھے چار ہزار ٹن کا برٹش چینل میں غرق کر دیا۔ اس کے ایک کے سوا باقی سب آدمی بچا لئے گئے۔

لنڈن ۱۷ مارچ۔ فن لینڈ کے پریذیڈنٹ نے روس اور فن لینڈ کے سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

لاہور ۱۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پانچ ہزار خاکسار صوبہ سرحد سے خفیہ طور پر لاہور آ گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ حکومت پنجاب کے اس اعلان کی خلاف ورزی کریں گے۔ جس میں نیم فوجی جماعتوں پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ علامہ مشرقی اپنا ہیڈ کوارٹر دہلی لے گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ جوں ہی خاکسار حکومت کے حکم کو توڑیں گے۔ افسر ضروری کارروائی کریں گے۔

کوپن ہیگن ۱۵ مارچ۔ معلوم ہوا ہے فن لینڈ کی ڈمی گورنمنٹ کے وزیر اعظم ایم۔ آٹو کسینن کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا ہے اس کے خلاف الزام یہ لگایا گیا ہے کہ اس نے جنگ سے پیشتر فن لینڈ کے متعلق سوویٹ گورنمنٹ کو غلط اطلاعات دی تھیں۔ اس کو سٹالن نے پھانسی پر لٹکانے کے لئے ذاتی طور پر احکام جاری کئے۔ سٹالن فن لینڈ کی جنگ شروع کرنے کے حق میں نہیں تھا۔ لیکن کسینن نے اسے یہ کہہ کر آمادہ کر لیا کہ فن لینڈ کے لوگوں کو مارشل میز ہم کے ظالمانہ چنگل سے بچایا جائے۔

رام گڑھ ۱۵ مارچ۔ آج دو ہزار مسلمانوں نے کانگرس پنڈال میں ظہر کی نماز ادا کی۔

سلیم ۱۵ مارچ۔ مسٹر سی وجے راگھو آچاریہ سابق پریذیڈنٹ انڈین نیشنل کانگرس نے رام گڑھ کانگرس کو یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ انگریز ہندوستان میں فاتح کے طور پر نہیں آئے۔ بلکہ لوگوں نے انہیں لگاتار امداد دے کر دعوت دی۔ ان دنوں کو یاد کرو۔ جب محاصرہ راجکوٹ کے وقت ہندوستانی سپاہیوں نے اپنے یورپین ساتھیوں کی خاطر اپنی خوراک تک قربان کر دی تھی۔ انگلستان میں ہندوستان کو برطانوی کامن ویلتھ کا مساوی ممبر سمجھنے کا خیال دن بدن زور پکڑ رہا ہے۔ اس لئے ہمارا فوری منتہائے مقصود اس قسم کی شراکت ہونا چاہیئے۔ ہندوستان کا انگریزوں سے تعلق توڑنا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ بلکہ ہندوستان کو نقصان زیادہ ہے۔

297

لنڈن ۱۶ مارچ۔ محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ آج دو چھوٹے برطانوی جہاز بحیرہ شمالی میں دشمن کی سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہو گئے۔ ایک جہاز کے ۱۶ مسافر عدم پتہ ہیں۔ اور دوسرے جہاز کے نقصان کی تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

انڈین نیشنل کانگرس کے ۵۳ ویں اجلاس کے سلسلہ میں جو رام گڑھ میں (براستہ رانچی روڈ ای۔ آئی ریلوے) اور رام گڑھ ٹاؤن (بی۔ این ریلوے) مارچ ۱۹۴۰ء میں منعقد ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں سے ای۔ آئی ریلوے پر رانچی روڈ سٹیشن تک اور بی۔ این ریلوے پر رام گڑھ ٹاؤن تک ہر درجہ کے تھرو واپسی ٹکٹ ۱۷ فروری سے ۲۱ مارچ تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔

درجہ	نارتھ ویسٹرن ریلوے پر	ای۔ آئی اور بی این ریلویز پر
اول اور دوم درجہ	ڈیڑھ گنا کرایہ	ڈیڑھ گنا کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	دوگنا کرایہ	

یہ ٹکٹ واپسی سفر کے لئے ۳۰۔ مارچ ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہوسکیں گے۔ ان واپسی ٹکٹوں کے غیر استعمال شدہ حصوں پر کوئی ریفنڈ نہیں دیا جائے گا۔ مزید تفصیلات کے لئے سٹیشن ماسٹروں کو لکھیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

پیارے دی ہٹی (رجسٹرڈ) قادیان

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تصدیق فرماتے ہیں۔

"سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان کاروباری لحاظ سے نہایت ایماندار ثابت ہوئے ہیں۔ اب انکی دوکان کا نام پیارے دی ہٹی رجسٹرڈ صراف قادیان" ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

خالص چاندی کی انگوٹھی میں کُھدا ہوا اہم سے خرید فرمائیں۔ نیز ہر قسم کے زیورات تیار مل سکتے ہیں۔ اور آرڈر آنے پر حسب منشاء زیورات تیار کئے جاتے ہیں۔

خلافت جوبلی کی تقریب کی یادگار

حیدرآباد کی ایک احمدی فرم نے جو نہایت خوشنما خلافت سلور جوبلی میڈل تیار کئے تھے اور جن کی سفارش آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فرمائی تھی۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے خرید کئے۔ ان احباب کی خاطر جو اس موقعہ پر تشریف نہیں لاسکے۔ مگر اس یادگار کو حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔ ہم نے اس فرم سے سب کے سب خرید کرلئے ہیں۔ اس لئے قادیان آنے والے اپنے اعزہ اور احباب کے ذریعہ یا بذریعہ ڈاک یہ میڈل ہم سے طلب کریں۔ قیمت صرف ۲ر آنے

سیٹھ پیارے لال ولد سیٹھ گھنیا لال صراف قادیان پنجاب

رشتے مطلوب ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی جو کہ ایک مخلص اور معزز خاندان کے فرد ہیں۔ کی دو لڑکیوں کیلئے جو پرائمری پاس صاحب سیرت وصورت اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ معقول ذریعہ معاش رکھنے والے رشتوں کی ضرورت ہے جو کہ نیک۔ صالح۔ تعلیم یافتہ برسر روزگار اور مخلص اور معزز خاندان کے فرد اور پنجاب کے باشندے ہوں۔ خط وکتابت۔ م۔ ح معرفت مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال رخصتی قادیان ہونی چاہیئے۔

طبیہ عجائب گھر کے نوادرات

مجلس مشاورت کی تقریب پر خاص رعایت

ہمارے دواخانہ کے ساتھ کاروبار کرنے والے لوگ اسبات کے قائل ہیں۔ کہ چیز زیادہ سے زیادہ عمدہ اور قیمت کم سے کم رکھی جاتی ہے۔ منافع اس قدر قلیل لگایا جاتا ہے۔ کہ اس میں کسی مزید رعایت کے معنے نقصان ہونگے۔ تاہم فیض عام کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کے تین ایام اور اس کے ایک ہفتہ بعد تک یعنی ۳۱ مارچ تک جو دوست یہاں خود ادویہ خرید کریں یا ان ایام میں اپنے ڈاک خانہ سے آرڈر ارسال کریں۔ وہ حسب ذیل رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

نام دوائی	اصل قیمت	رعایتی قیمت
زعفران ایرانی اصلی موگیا درجہ اول	۴/۰/۰ روپیہ فی تولہ	۳/۸/۰ روپیہ فی تولہ
〃 〃 گچھی	۳/۰/۰ 〃	۲/۸/۰ 〃
〃 کشمیری درجہ اول	۳/۸/۰ 〃	۳/۰/۰ 〃
〃 〃 درجہ دوم	۲/۹/۰ 〃	۲/۰/۰ 〃
کستوری تبتی درجہ اول	۳۰/۰/۰ 〃	۲۷/۰/۰ 〃
〃 نیپالی 〃	۲۴/۰/۰ 〃	۲۱/۰/۰ 〃

نام دوائی	اصل قیمت	رعایتی قیمت
کستوری کشمیری درجہ اول	۱۸/۰/۰ روپیہ فی تولہ	۱۵/۰/۰ روپیہ فی تولہ
مروارید بصری	۲۱/۰/۰ 〃	۱۸/۰/۰ 〃
〃 ع۲	۱۸/۰/۰ 〃	۱۵/۰/۰ 〃
〃 ع۳	۱۵/۰/۰ 〃	۱۲/۰/۰ 〃
محافظ شباب گولیاں	عہ کی سولہ	عہ کی بیس
زد جام عشق	ایک روپیہ کی دس گولیاں	سولہ گولیاں

نام دوائی	اصل قیمت	رعایتی قیمت
روح نشاط	فی چھٹانک ۵/۰/۰ روپیہ	۴/۰/۰ روپیہ فی چھٹانک
بسنت مالتی رس	۱/۴/۰ ماشہ	۰/۱۲/۰ ماشہ
گودھری	۰/۱۴/۰ تولہ	۰/۱۲/۰ تولہ

سرمہ جواہرات جس میں تیرہ قسم کے جواہرات مثلاً موتی یاقوت۔ زمرد۔ فیروزہ وغیرہ شامل ہیں اور سرس کے درخت میں مدبر کیا ہوا سرمہ ڈالا گیا ہے اصل قیمت ۵ پانچ روپیہ تولہ رعایتی چار روپیہ تولہ سرمہ اکسیر واحد اصل قیمت ۲/۰/۰ تولہ رعایتی ۱/۰/۰

یہ سرمے جملہ امراض چشم میں بے نظیر ثابت ہو چکے ہیں

نوٹ: یاد رہے کہ ہم زد جام عشق اور گودھری میں خالص تبتی کستوری درجہ اول اور ایرانی زعفران ونگر درجہ اول استعمال کرتے ہیں۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ضروری نوٹ: ایام مشاورت میں ایک تجربہ کار حکیم اور ایک ماہر جڑی بوٹی جو کہ بیماری کا روبار میں مدد دیتے ہیں۔ بیرے پاس موجود ہوں گے دوست انکی خدمات سے بھی فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

مرثیہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مرحوم

از جناب شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ

دجلہ ہا سر زند از دیدۂ خونبار ما — نالہ ہا برے جہد از سینۂ افگار ما
چشم تا برہم زنی یک عالمے برہم زند — زینہار اے ہم نفس از گریہ ہائے زار ما
عرشیاں را ماتمے دہد از حال ہا ہر دم خبر — نالۂ شبگیر دلدوز گلو افشار ما
دیں کرامت بیں کہ باایں تن کہ ہائے جا بریز — مرہمے گردد جو از ہجرے وجود آزار ما
مرحمت بنگر کہ اندر عشق کیمیا کردہ اند — درد درماں زخم مرہم خامشی گفتار ما
خار خار دشت را از خون پا گلگوں کنیم — شوخی رفتار ما ید اگر بند گلو از پا
اولیں شرط است اینجا رخت ہستی سوختن — پامنہ اے مدعی در وادی پرخار ما
مرگ عالم بود مرگ عالمے نامید مش — غم فراواں بود بیروں جست از گفتار ما
رفتہ اسمٰعیل فاضل یک بیک از بزم ما — آں حبیب محترم آں نازش ابرار ما
از روایات باخبر اندر درایت بہرہ ور — عالم تقویٰ شعار و فاضل دیندار ما
ہم محقق ہم متبحر منطقی ہم فلسفی — نقشہائے رنگ رنگش برتر از اظہار ما
فاضل متبحر و علامۂ ناقد نظر — با براہین و دلائل معجز اعجاز ما
قاطع اوہام باطل حجت اسلامیاں — بر سر اعدائے ملت تیغ جوہردار ما
شہسوار عرصۂ علم و یقین و معرفت — مرد میدان وغا جولانگہ مضمار ما
قرنہا باید کہ تا یک مثل او پیدا شود — غمگسار و غم زدا غم خور و غمخوار ما
جملہ آثار و کتب البسکہ از بر داشتہ — مثل او دیگر نہ بینی حافظ اسفار ما
در مہمات مسائل بہر تنقیح امور — سوئے او بودے ہمیشہ روئے استفسار ما
گوہر تحقیق او سرمایۂ نور یقیں — جوہر تدقیق او پیرایۂ افکار ما
پیہ پیہ آں تقویم او معنی طراز و دلنشیں — تیغ تیغ آں تنویر او روشن کن ابصار ما
مے نگر اندر معاند ہم درود شن رانجواں — در ثنائے مصطفیٰ آں سید الابرار ما
وہ چہ احسانے نمودی اے حبیب محترم — عمر خود را صرف کردی سر بسر در کار ما
سالہا محنت کشیدی در حریم اجتہاد — باغ تحقیق تو آمد گلشن بے خار ما
از سر صدق و صفا ذریں انقلاب و وفا — نام تو ماند بجا بسر دفتر آثار ما
"فاضلی فی جنتی" اندر حق او حکم کن — اے خدائے ذوالمنن اے داور دادار ما
کاسے باید کہ باشد دستگاہش ایں چنیں — آں عطائے کن بجائے محرم اسرار ما
مشت خاشاکے چہ دارد ایں سر گرش کجا — کار ہلکے ساز خود اے دلبر دلدار ما
حضرت محمود یعنی مصلح موعود را — بس عطا کردی کہ کردی کارواں سالار ما
آں امیر مومناں یعسوب دین مصطفیٰ — آسماں گوید کہ ہست او مرکز ادوار ما
آنکہ از فضل ہمیں رفعت یا بش بود — برتر از افکار ما اندر خور اذکار ما
راہ پرخار است و منزل بے نمایاں بس بعید — بر تو آساں است کردن سہل ایں دشوار ما
تا چہ زاید از سر اغلا صہائے ناتمام — تا چہ آید از در تسرابی و آبشار ما
با پر کاہے نسنجد نیز زد با جوے — ایں ہمہ مال و منال و اندک و بسیار ما
بر امید فضل بے پایان تو در آمدیم — ور نہ بر فرد گنہ ثبت است ہم اقرار ما
کار ما گردد روا از لطف بے اندازہ ات — خود تو میدانی کہ کار تست ہم ایں کار ما
عاجز و مسکین و نالاں بر درت افتادہ ام — فضل خود بسیار کن اے فضل تو بسیار ما

در پریشانی ہمہ حرف پریشاں سے زند
مظہرا کج مج زباں دیوانۂ ہشیار ما

تقویم۔ تنویر الابصار۔ معاند خاتم النبیین۔ درود شریف۔ تالیفات فاضل مرحوم

موضع بگول میں عظیم الشان زمیندارہ کانفرنس

قادیان ۱۷ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء۔ آج موضع بگول میں جو یہاں سے قریباً پانچ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہندو مسلمان اور سکھ زمینداروں کی ایک کانفرنس زیر صدارت جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے منعقد ہوئی۔ علاقہ بیٹ اور بانگر کے بہت سے دیہات سے زمیندار بلا امتیاز مذہب و ملت قریباً ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں شریک ہوئے جلسہ گاہ شامیانے وغیرہ لگا کر تیار کی گئی تھی۔ اور باقاعدہ سٹیج بنا ہوا تھا۔ رنگا رنگ کی جھنڈیوں سے پنڈال آراستہ کیا گیا۔ اور موزوں قطعات مثلاً زمیندارہ حکومت زندہ باد۔ حکومت برطانیہ زندہ باد آویزاں تھے۔ بارہ بجے کے قریب کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جناب صدر نے کانفرنس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ اس علاقہ کے زمینداروں کی مشکلات کو دور کرنے کی صورت متحدہ طور پر کی جائے۔

اس موقعہ پر محکمہ زراعت نے بھی آلات کشاورزی اور عمدہ بیجوں کی نمائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ انسپکٹر زراعت سردار ہری سنگھ صاحب نے تقریر کی جس میں زمینداروں کو ایسے مشورے دیئے جن پر چل کر وہ اپنی آمدنی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد ماسٹر محمد صادق صاحب آف بھیٹیاں نے زمینداروں کو توجہ دلائی کہ خود بھی تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم دلائیں۔ ان کے بعد سردار سرائن سنگھ صاحب پروپیگنڈا سیکرٹری زمیندارہ کانفرنس نے تقریر کی۔ جس میں اس علاقہ کے زمینداروں کی مشکلات بیان کیں۔

ان کے بعد جناب صدر نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ جس میں زمینداروں کو نہایت مفید نصائح کیں۔ اور بتایا کہ سب کو مشترکہ مفاد کے لئے مل کر کام کرنا چاہیئے۔ مقدمہ بازی کو چھوڑ دینا چاہیئے اور بدمعاشوں کی امداد ہرگز نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے دیہات میں صفائی کا خیال رکھیں۔ اور راستوں کو خود درست کریں۔ آپ نے بھی زمینداروں کی مشکلات کا بالتفصیل ذکر کیا۔ اور ان کے ازالہ کے لئے کوشش کرنے کے عزم کا اعلان کیا۔

اس موقعہ پر بعض ریزولیوشن بھی پاس کئے گئے پہلا ریزولیوشن ماسٹر محمد صادق صاحب نے سر سکندر حیات(؟) سر ہائیکل اوڈوائر کی وفات پر اظہار افسوس کا پیش کیا۔ جو جناب مولوی عبد الغنی خان صاحب قادیان کی تائید سے پاس ہوا۔ دوسرا سردار سرائن سنگھ صاحب نے پیش کیا۔ کہ اس علاقہ میں نہر یا ٹیوب ویل کے ذریعہ آبپاشی کا مناسب انتظام کیا جائے۔ ایک ریزولیوشن جناب چودھری فتح محمد صاحب نے پیش کیا۔ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ گھوڑے واہ سے قادیان تک راستہ تیار کرائے۔ نیز گورداسپور سے طفل والا تک نیز یہ کہ ڈسٹرکٹ بورڈ میں اس علاقہ سے تین نمائندے لئے جائیں۔ یعنی ذیل بھیلی ذیل گھوڑے واہ اور ذیل ڈیہریوالہ سے الگ الگ نمائندے منتخب ہوا کریں۔ اب پہلے دونوں پر صرف ایک ہی نمائندہ لیا جاتا ہے۔ یہ سب ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے۔ نیز فیصلہ ہوا کہ آئندہ کانفرنس بمقام کوٹ ٹوڈرمل منعقد ہو۔ متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔ کہ صدارت کے لئے جناب چودھری صاحب کی خدمت میں ہی عرض کیا جائے۔ کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں چودھری دل محمد صاحب آف کھارا نے خاص کوشش کی۔ آخر میں گیانی واحد حسین صاحب نے مختصر مگر دلچسپ رنگ میں سب اقوام کو مل کر رہنے کی تلقین کی۔

چار بجے کے قریب کانفرنس بخیرہ خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ (نامہ نگار)

وقف زندگی کی منسوخی کا اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل جو مولوی عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال کے فرزند ہیں۔ ان کا وقف توڑا جاتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے قواعد کی پورے طور پر پابندی نہیں کی۔ انچارج تحریک جدید

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۔ ایم ۔ اے

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی وفات پر سلسلہ کے متعدد بزرگوں کی طرف سے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس میں مرحوم کے اعلےٰ اوصاف بیان کرکے دُعا کی تحریک کی گئی ہے۔ ان مضامین کے بعد اس بات کی ضرورت نہیں رہتی کہ میں بھی کچھ لکھوں۔ مگر چونکہ مرحوم میرے اُستاد تھے۔ اور میرے ساتھ ان کا نہایت دیرینہ اور گہرا اور مخلصانہ تعلق تھا۔ اس لئے میں بھی چند مختصر الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں ؛

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم میرے اُستاد تھے میں نے ابتداءً سکول کے زمانہ میں ان سے عربی کی تعلیم حاصل کی اور پھر ایف ۔ اے۔ بی اے اور ایم اے میں ان سے مسلسل استفادہ کیا۔ اور مرحوم نے جس محبت اخلاص ہمدردی اور جانفشانی کے ساتھ مجھے پڑھایا۔ وُہ انہی کا حصہ تھا۔ یہ الفاظ میں نے رسماً یا تکلف کے انداز میں نہیں لکھے بلکہ ایک حقیقت کا جس کا میرے قلب پر نہایت گہرا اثر ہے اظہار کیا ہے ۔ میں نے بہت سے اُستادوں سے پڑھا ہے اور بہت سے اُستادوں کو دیکھا ہے اور ان میں اچھے اچھے محبت اور شوق۔ اور محنت کے ساتھ پڑھانے والے اصحاب شامل ہیں۔ مگر مولوی صاحب مرحوم کا انداز یقیناً سب سے نرالا تھا۔ کیونکہ جو محبت اور جو شوق اور جو ہمدردی اور جو قربانی مولوی صاحب موصوف میں تھی۔ وُہ مجھے کسی دُوسرے میں نظر نہیں آئی۔ اس ریمارک سے مجھے اپنے کسی بزرگ کے مرتبہ کو گھٹانا مقصود نہیں۔ بلکہ مولوی صاحب کے امتیاز کو ظاہر کرنا مقصود ہے ؛

مولوی صاحب اپنے اخلاص اور محبت میں اپنے آرام اور اپنی جسمانی طاقت کو یوں نظر انداز کر دیتے تھے۔ کہ گویا نہیں اپنے نفس کا خیال تک نہیں۔ اور کم و بیش یہی حال ان کا اپنے دوسرے شاگردوں کے متعلق تھا۔ کہ پڑھنے والا تھک جاتا تھا۔ مگر وُہ نہ تھکتے تھے۔ بعض اوقات اس قسم کا لطیفہ بھی ہو جاتا تھا۔ کہ کسی نے مولوی صاحب مرحوم سے استدعا کی کہ مجھے فلاں کتاب پڑھا دیں۔ مولوی صاحب نے بغیر اس بات پر غور کرنے کے کہ میرے پاس وقت بھی ہے۔ یا نہیں۔ فوراً وعدہ کر لیا۔ کہ ہاں میں ضرور پڑھاؤں گا۔ مگر جب اپنے وقت کا محاسبہ لیا۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ سارا وقت اس طرح بٹا ہُوا ہے کہ کسی مزید تقسیم کی گنجائش ہی نہیں۔ لیکن ایسے موقعہ پر بھی بسا اوقات پرانے شاگردوں سے کہہ کہا کر ان کے وقت میں سے کچھ وقت نکالنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور درخواست کرنے والوں کو حتےالوسع مایوس نہیں کرتے تھے ؛

خود بھی تحصیل علم کا ازحد شوق تھا۔ مالی حالت اچھی نہیں تھی۔ مگر جب بھی کوئی نئی کتاب دیکھتے۔ یا کسی نئے ایڈیشن کی کتاب دیکھتے تھے۔ تو بے چین ہو جاتے۔ اور کسی نہ کسی طرح ضرور ایسی کتاب خرید لیتے۔ میں نے ان کی مالی حالت کو دیکھ کر بسا اوقات اصرار کے ساتھ کہا۔ کہ آپ زیربار نہ ہُوا کریں۔ بلکہ جب کبھی کوئی نئی کتاب نظر آیا کرے مجھے بتا دیا کریں۔ میں خرید لیا کروں گا۔ اور پھر آپ بھی اس سے استفادہ کر لیا کریں۔ مگر ان کی طبیعت اس قسم کے انتظام سے تسلی نہیں پاتی تھی۔ اور باوجود مالی تنگی کے کتب کی خرید کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ لیکن بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ جب ایک کتاب خرید لی۔ اور کچھ عرصہ اسے مطالعہ میں رکھا تو پھر اس کے بعد اپنے کسی دوست کو ہدیۃً دے دی ؛

حضرت مولوی صاحب کی علمی رفعت کے تعلق میں ان کا علمی تنوع خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت میں بڑے بڑے پایہ کے عالم موجود ہیں۔ مگر جو علمی تنوع مرحوم کو حاصل تھا۔ وُہ کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ تفسیر ۔ تجوید حدیث ۔ اصول حدیث ۔ مصطلحات حدیث کتب سلسلہ احمدیہ ۔ فقہ ۔ اصول فقہ تاریخ ۔ بلاغت ۔ ادب ۔ لُغت ۔ صرف و نحو عروض و قافیہ ۔ منطق و فلسفہ ۔ حتےٰ کہ علم تقویم اور علم ہیئت وغیرہ تک میں ایک سا دماغ چلتا تھا۔ اور ان سب علوم میں خوب دسترس حاصل تھی۔ یہ علمی تنوع یقیناً کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتا۔ مگر ان جملہ علوم میں سے حضرت مولوی صاحب کو خصوصیت سے قرآن شریف کے ساتھ ازحد محبت تھی۔ اور اس پاک کتاب کے گہرے مطالعہ میں جس میں گویا ہر علم شامل ہوتا ہے۔ خاص لطف حاصل ہوتا تھا۔ اسی طرح کتب سلسلہ پر کامل عبور تھا۔ اور مولوی صاحب کا دماغ گویا حوالوں کی کان تھا۔ یہ جو جدید تقویم ہجری شمسی نظام کی بنا پر حال ہی میں جماعت میں جاری ہوئی ہے اس کے تیار کرنے میں بھی حضرت مولوی صاحب کا خاص ہاتھ تھا۔ اور جب سے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق حکم دیا تھا۔ مولوی صاحب مکرم نہایت استغراق کے ساتھ اس میں منہمک رہتے تھے ؛

اس علمی رفعت کے علاوہ حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر تیز ذہن عطا کیا تھا۔ اور دماغ ازحد زیرک تھا۔ میں جب کبھی بھی کوئی علمی یا تحقیقی مضمون لکھتا تھا۔ تو حتےالوسع ضرور موقعہ نکال کر مولوی صاحب کو سناتا تھا تاکہ اگر اس میں کوئی خامی ہو۔ تو وُہ ظاہر ہو جائے۔ اور مولوی صاحب کی جرح سُن کر مجھے ہر دفعہ یوں محسوس ہوتا تھا۔ کہ گویا مولوی صاحب کا چوکس دماغ چاروں طرف دیکھتا ہے۔ کسی مضمون کے متعلق جو جو اعتراض یا اشکال مخالفین کی طرف سے امکانی طور پر پیدا ہو سکتا ہے۔ اسے حضرت مولوی صاحب کی دُوربین آنکھ فوراً دیکھ لیتی تھی۔ اور بیک وقت ہر علم اور ہر فن کی عینک سے مضمون کی پاتال تک پہنچنے کے لئے تیار رہتی تھی۔ مولوی صاحب کی یہ غیر معمولی ذہانت بعض اوقات وُہ صُورت پیدا کر دیتی تھی۔ جسے عرفِ عام میں تیر کا نشانہ سے پرے جا لگنا کہتے ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب کا دماغ بعض اوقات اپنی تیز پرواز میں ضرورت سے زیادہ آگے نکل جاتا تھا۔ لیکن جو لوگ مولوی صاحب کی اس جودتِ طبع سے واقف تھے وُہ ان کے مشوروں میں اس پہلو کو مدنظر رکھ لیتے تھے ؛

مرحوم ایک نہایت درجہ متقی اور خدا ترس بزرگ تھے۔ اور ہر امر میں قال اللہ اور قال الرسول کا خیال غالب رہتا تھا۔ اور ان کی یہ پوری کوشش ہوتی تھی۔ کہ اپنی زندگی کو ہر رنگ میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے مطابق بنائیں۔ فرائض کے علاوہ نوافل کی طرف بھی ازحد توجہ تھی۔ اور قرآن شریف کے مطالعہ میں بہت شغف تھا۔ اور اس جہاد اکبر کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کے لئے غیرت کا جذبہ بھی بہت نمایاں تھا۔ یہ انکی غیرت کا نتیجہ تھا۔ کہ مخالفین سلسلہ کے متعلق مرحوم کی رائے بہت سخت تھی۔ اسی طرح غیر مبایعین کے خلاف بھی مولوی صاحب مرحوم کو غیر معمولی جوش تھا۔ بعض اوقات منکرینِ خلافت کے لیڈروں کا ذکر آتا۔ تو بڑے غصہ کے ساتھ فرماتے۔ کہ یہ لوگ احمدیت کی تعلیم اور احمدیت کی رُوح کو مسخ کرتے جا رہے ہیں۔ اور اس عمارت کو نقب لگا رکھی ہے۔ جس کے سایہ میں انہوں نے پرورش پائی ہے۔ سلسلہ کی خاطر مالی قربانی کا یہ حال تھا۔ کہ باوجود مالی تنگی اور کثیر العیالی کے اپنے ترکہ میں سے صدر انجمن احمدیہ کے حق میں چہارم حصہ کی وصیت کر رکھی تھی ؛

تواضع کا مادہ بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہُوا تھا۔ اللہ تعالےٰ نے علم و فضل میں اعلےٰ مرتبہ عطا کیا۔ مگر چھوٹے سے چھوٹے آدمی کے سامنے بھی انکساری اور فروتنی کے ساتھ پیش آتے تھے البتہ چونکہ طبیعت بہت حساس تھی۔ اور کسی قدر اعصابی کمزوری بھی تھی۔ اس لئے بعض اوقات خلافِ مزاج بات پر جلد بھی اُٹھتے تھے۔ لیکن یہ ہر تو ذرا سا رہتی اور تواضع کا رنگ اختیار کر لیتی تھی۔

اور زیادہ دیر تک دل میں رنجش نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ رنجش کے بعد فوراً ہی نیکی اور احسان کا طریق اختیار کر کے حالات کا رخ بدل دیتے تھے۔ میرے ساتھ تو ان کا سلوک ہمیشہ ہی از حد محبت کا رہا۔ بلکہ استاد ہونے کے باوجود وہ ہمیشہ خادموں کی طرح انکساری برتتے تھے۔ جس سے مجھے ان کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا تھا۔ اگر جن لوگوں کے ساتھ کبھی رنجش ہو جاتی تھی۔ ان کے متعلق بھی ضرور جلدی ہی ازالہ کا طریق اختیار فرماتے تھے۔ اور دوسرے فریق کے ذرا سے تغیر پر بھی طبیعت بالکل صاف ہو جاتی تھی۔

حضرت مولوی صاحب کی دوست نوازی بھی غیر معمولی شان کی تھی۔ دوست کی خاطر اپنی ہر چیز قربان کر دینے کو تیار ہو جاتے تھے۔ خود تنگی برداشت کرتے تھے مگر دوست کو آرام پہونچاتے تھے مجھے ایسی مثالیں معلوم ہیں کہ مولوی صاحب نے بال بال قرض میں پھنسے ہوئے ہونے کے باوجود ایک دوست کی خاطر سینکڑوں روپے کی قربانی کر دی۔ ان کا یہ وصف کمزوری کی حد تک پہونچا ہوا تھا۔ میں نے کئی دفعہ سمجھایا۔ کہ آپ کی مالی حالت کمزور ہے۔ اور انسان صرف اپنی طاقت کے اندر اندر ہی مکلف ہوتا ہے۔ اس لئے آپ بلا وجہ دوسروں کی خاطر اپنی مالی ذمہ واریوں میں اضافہ نہ کریں۔ میرے سامنے وعدہ کر لیتے تھے۔ کہ اچھا میں اب خیال رکھوں گا۔ مگر پھر ہر موقعہ پر طبیعت کی فیاضی غالب آ جاتی تھی جس کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وفات پر غیر معمولی قرض ثابت ہوا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس قرض کا بیشتر حصہ دوستوں کی خاطر سے معرض وجود میں آیا ہے۔ کیونکہ خود ان کی اپنی زندگی از حد سادہ تھی۔ اور سوائے علمی کتب کی خرید کے اور کوئی شوق نہیں تھا اور یہ ذخیرہ بھی دوستوں ہی کی نذر ہو جاتا۔ اسی طرح دوستوں کے ساتھ مرحوم کا تعلق بہت بے تکلفانہ رنگ رکھتا تھا۔ اور طبیعت خوب بامذاق تھی اور اپنے دوستوں کی مجلس میں رونق کا باعث ہوتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کیساتھ از حد محبت تھی۔ اور گو قریباً سب کے استاد تھے۔ مگر انتہائی عزت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے تو مولوی صاحب کا گویا ایک عاشقانہ رنگ تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی حضرت مولوی صاحب کے ساتھ بہت محبت تھی۔ اور اس محبت میں بے تکلفی کا انداز غالب تھا۔ اور آپ اپنے اکثر مضامین کے لئے حوالے وغیرہ مولوی صاحب کے ذریعہ تلاش کروایا کرتے تھے۔ اور قرآن کریم کے ترجمہ کے کام میں بھی حضرت امیر المومنین کو دوسروں کی نسبت مولوی صاحب پر زیادہ اعتماد تھا۔

میں جب مولوی صاحب کی مرض الموت میں پہلی دفعہ ان کی عیادت کے لئے گیا۔ تو ضعف بہت تھا۔ اور بخار بھی تیز تھا۔ اور پھیپھڑے سخت ماؤف ہو چکے تھے۔ از حد خوشی سے ملے۔ اور بڑے اطمینان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ لیکن میرے چند منٹ ٹھہرنے کے بعد فرمانے لگے۔ میاں صاحب آپ کی طبیعت حساس ہے اور ایسی طبیعت بیمار کا اثر جلد قبول کرتی ہے۔ اس لئے اب آپ آرام کریں۔ میں نے کہا کوئی خدمت یا ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ فرمانے لگے آپ کو نہیں بتاؤں گا۔ تو کس کو بتاؤں گا۔ مگر جزاکم اللہ مجھے اس وقت کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر جب میں مولوی صاحب کی وفات سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل دوسری دفعہ گیا۔ تو اس وقت گویا نزع کی حالت تھی۔ اور سانس اکھڑا ہوا تھا۔ مگر ہوش و حواس قائم تھے بڑی خوشی سے مصافحہ کیا۔ اور کچھ باتیں بھی کیں۔ لیکن پھر بھی یہی اصرار کیا۔ کہ میں زیادہ نہ ٹھہروں۔ میں جانتا تھا کہ میرے ٹھہرنے سے انہیں بے حد خوشی تھی مگر اس خوشی پر اس خطرہ کا احساس غالب تھا۔ جو وہ اپنے خیال میں میرے زیادہ ٹھہرنے میں سمجھتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ میں آپ کے متعلق حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے واسطے تار دیتا ہوں بہت خوش ہوئے اور جزاکم اللہ کہا۔ مگر افسوس کہ ابھی تار ڈاک خانہ سے روانہ نہ ہوئی تھی۔ کہ مولوی صاحب وفات پا گئے اور بجائے اس کے وفات کی تار بھجوانی پڑی۔

غرض حضرت مولوی صاحب کا وجود کئی لحاظ سے بے نظیر وجود تھا۔ اور گو ہم اس بات کے قائل نہیں۔ کہ ایک خدائی جماعت میں کسی فرد کی وفات سے خلا واقع ہو سکتا ہے۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ اس وقت بظاہر کئی باتوں میں جماعت کے اندر مولوی صاحب کا جانشین نظر نہیں آتا۔ وہ چونکہ مقرر نہیں تھے۔ اس لئے پبلک کے سامنے نہیں آتے تھے۔ مگر پس پردہ ان کا کام بہت اعلیٰ اور ارفع تھا۔ ایسے رفیع القدر بزرگ کی جدائی پر دل غم محسوس کرتا ہے۔ اور آنکھ پُرنم ہوتی ہے۔ مگر ہم خدا کی قضا میں اور اس کی رضا میں بہر حال راضی ہیں۔ اور اس سے زیادہ نہیں کہتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ العین تدمع والقلب یحزن وانا بفراقک یا اسماعیل لمحزونون

میں اس موقعہ پر ایک لفظ سلسلہ کے علماء اور مبلغین کی خدمت میں بھی عرض کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت میں خدا کے فضل سے ہر رنگ کے عالم موجود ہیں۔ اور ان میں سے بعض کا مرتبہ حقیقۃً بہت بلند ہے مگر عموماً نوجوان علماء میں ایک پہلو خامی کا بھی نظر آتا ہے۔ اور وہ یہ کہ بیشک علم مناظرہ میں خوب مشق ہے اور مناظرے سے براہ راست تعلق رکھنے والے علوم میں بھی اچھی نظر ہے۔ مگر علم کے میدان میں تنوع کی کمی ہے۔ جس کی وجہ سے علم میں وہ وسعت اور وہ بلندی نہیں پیدا ہوتی جو ایک اعلیٰ درجہ کے مبلغ میں ہونی چاہیئے اور بعض پہلو خامی کے باقی رہتے ہیں۔ اسی طرح بحث مباحثہ اور مناظرہ میں زیادہ انہماک ہونے کی وجہ سے بعض طبیعتوں میں سطحیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور علم کی گہرائیوں میں جانے کا پہلو کمزور رہتا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی وفات ہمارے نوجوان علماء میں اس حقیقت کا احساس پیدا کرانے میں کامیاب ہوگی۔ جس کی طرف میں نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے اعلیٰ انعامات کا وارث بنائے۔ اور انکی اولاد کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول سے خطاب

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت

کچھ عرصہ ہوا میں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تحریک "الفضل" میں شائع کی تھی جسکا خلاصہ یہ تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے گزشتہ سال جو یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ بچوں میں ایسی کھیلوں کو رواج دیا جائے۔ جو انکی صحت کو بہتر بنانے کے علاوہ ان کی آئندہ زندگی میں بھی مفید ثابت ہوں۔ اور پھر اسی ضمن میں حضور نے بچوں کو تیرنا سیکھنے کی بھی تحریک فرمائی تھی۔ اس کی تعمیل میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ میں ایک تالاب بنایا گیا۔ اور پانی مہیا کرنے کے لئے سکول کے کنوئیں میں بجلی کا موٹر لگایا گیا ہے۔ چونکہ کنواں کافی مقدار میں پانی مہیا نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے بورنگ بھی کرانا پڑا۔ ابھی تالاب کو محفوظ کرنے کے لئے اس کے گرد دیوار بنانی ہے۔ کپڑے بدلنے کا علیحدہ کمرہ تعمیر کیا جائیگا اسی طرح یورنیل اور شاور باتھ لگائے جائیں گے۔

اس وقت تک جو کام ہوا ہے۔ وہ بھی قرض لے کر کیا گیا ہے جسکی فوری ادائیگی ضروری ہے۔ اور اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے بھی روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے صدر انجمن کا عطیہ کم کر کے ۵۰۰ روپے کی اور ضرورت ہوگی۔ اگر اولڈ بوائز توجہ کریں۔ تو یہ رقم بہت جلد پوری ہو سکتی ہے۔

پس میں تمام اولڈ بوائز کو پھر اس تحریک کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مجلس مشاورت پر اکثر اولڈ بوائز تشریف لاتے ہیں۔ اگر وہ اس موقعہ پر اپنے چندہ کی رقوم مجھے ادا کر دیں۔ تو ہم قرضہ ادا کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ تمام دوست جن تک میری یہ تحریک پہونچے۔ وہ نہ صرف یہ کہ خود اس میں شرکت اختیار کریں۔ بلکہ دوسرے اولڈ بوائز کو بھی اس میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ تاکہ مطلوبہ رقم بہت جلد پوری ہو جائے۔ اور ہم اس کام کو جو اولڈ بوائز کی طرف سے پہلا تعمیری کام ہوگا مکمل کرنے کے قابل ہو سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "براہین احمدیہ" میں کیا ہے؟

آج سے نصف صدی قبل مذاہب غیر کے مقابلہ میں اسلام اور مسلمانوں کی جو دردناک حالت تھی۔ اس کی کیفیت کا کسی قدر اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہزاروں نہیں۔ لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر چکے تھے۔ اور جو لوگ اسلام پر قائم تھے۔ وہ بھی وحی والہام اور معجزات کے باب میں ایسے عقائد رکھتے تھے۔ جن سے اسلام کا زندہ مذہب ہونا ثابت نہیں ہوتا تھا۔ وہ تفرق اور تشتت کا شکار تھے۔ ان کی کوئی آواز نہ تھی۔ ان کا کوئی روحانی راہ نما۔ اور لیڈر نہ تھا۔ اور ان میں کوئی ایسا مرکز نہ تھا جس کے ہاتھ پر وہ جمع ہوں:۔

اسی طرح ان کی عملی حالت بھی بہت کچھ قابل اصلاح تھی۔ غرض عقیدہ اور عمل دونوں پہلوؤں کے لحاظ سے مسلمان ایسی پستی میں گرے ہوئے تھے۔ کہ مخالفین اسلام یہ ادعا کیا کرتے تھے۔ کہ نعوذ باللہ اسلام ایک صدی کے اندر اندر صفحہ ہستی سے معدوم ہو جائے گا:۔

اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر ان کی اصلاح کے لئے ایک آسمانی نور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وجود باجود میں آسمان سے نازل کیا اور آپ نے اس ادبار و انحطاط کے دور میں جبکہ مسلمان اغیار کا شکار ہو رہے تھے براہین احمدیہ کو شائع فرمایا جس میں مخالفین اسلام کو چیلنج کیا۔ کہ اگر وہ قرآن کے مقابلہ میں اپنے الہامی کتب کی افضلیت ثابت کر دیں۔ تو انہیں دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا:۔

اس کتاب کا شائع ہونا تھا۔ کہ مسلمانوں کی عروق مردہ میں زندگی کا خون دوڑنے لگا۔ اور انہوں نے پہلی دفعہ یہ محسوس کیا۔ کہ اسلام نہ صرف زندہ ہے۔ بلکہ اپنے اندر ایسی طاقت و قوت رکھتا ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں اس کی تعلیموں کو تحدی کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سب کی نظریں اسلام کے اس بطل جلیل کی طرف اٹھ گئیں۔ قدوسیوں نے آسمان سے مرحبا کہا۔ اور مسلمانوں کے سمجھدار اور درد رس طبقہ نے آپ کی ان مساعی کو قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔ اور تو اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو بعد میں سلسلۂ احمدیہ کے اشد ترین معاندین گئے۔ اس کتاب پر اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" میں ایک زبردست ریویو لکھا جس میں قدرت کے ہاتھ نے اُن سے یہ الفاظ جریدۂ عالم پر ثبت کرا دیئے۔ کہ:۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی"!

اور فی الواقعہ گزشتہ تمام صدیاں اس عظیم الشان کتاب کی نظیر لانے سے قاصر ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس کتاب میں صرف یہ دعوےٰ نہیں کیا گیا۔ کہ اسلام سچا ہے۔ بلکہ اسلام کی صداقت کے ثبوت میں تمام مخالفین اسلام کے سامنے اپنے وجود کو پیش کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی منکرِ اسلام ایسا ہو جسے معجزات اور پیشگوئیوں۔ یا الہامات کے تسلیم کرنے سے انکار ہو۔ تو وہ آئے اور میری صحبت میں رہے۔ میرے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ ایسے نشانات ظاہر کرے گا جن سے اسلام کا منجانب اللہ ہونا روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا۔ یہ تحدی اور یہ چیلنج کسی عالم ربانی نے آج تک نہیں دیا۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں تو مسلمان اس قدر عاجز آ چکے تھے۔ کہ جلسۂ اعظم مذاہب لاہور میں مولوی محمد حسین بٹالوی کو یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ:۔

"یہ وہ وقت ہے۔ کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں۔ لیکن انبیاء فوت ہو چکے۔ امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے بے شک وارثِ انبیاء ولی تھے۔ وہ کرامت رکھتے۔ اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے۔ زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے۔ اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے ہم نہیں دکھا سکتے"! (رپورٹ صفحہ ۱۴۶)

ان الفاظ میں جس قدر بیچارگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ان الفاظ سے ہی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب ایک مشہور عالم دین کہلانے والے کی یہ حالت ہو۔ تو اوروں کی کیا حالت ہو گی۔ غرض جبکہ مسلمان اسلام کو نعوذ باللہ ایک مردہ مذہب سمجھ رہے تھے۔ بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں یہ دعویٰ فرمایا۔ کہ خدا اب بھی اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اور اگر کسی کو اس میں شبہ ہے۔ تو وہ میرے پاس آئے۔ اور زندہ خدا کے زندہ نشانات دیکھے۔ اسلام کی صداقت کا یہ عظیم الشان نشان سینکڑوں نہیں ہزاروں عقلی و نقلی دلائل سے زیادہ مؤثر ہے۔ اور اس میں ایک ایسی چمک ہے۔ جو ہر آنکھ کو اسلام کے آگے جھکنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ مگر آج جبکہ اس اعلان پر نصف صدی گزر چکی۔ جبکہ دنیا زندہ خدا کے زندہ نشانات ہزاروں نہیں لاکھوں کی تعداد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دیکھ چکی۔ اور جبکہ براہین احمدیہ کی سینکڑوں پیشگوئیوں نے پورا ہو کر اسلام کی صداقت پر دلائل و براہین کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں۔ کہ

"مرزا صاحب کی براہین احمدیہ میں محض ادّعا پر ادّعا ہے۔ اور کچھ نہیں"! (۸۔ مارچ)

ہم اس کے جواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ہی ایک اقتباس درج کر دیتے ہیں۔ جس میں انہوں نے اسی قسم کی ذہنیت رکھنے والوں کے خدشات کا ازالہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں اور کیا ہی خوب لکھتے ہیں۔ کہ

"ہمارے ان الفاظ کو (جو قبل ازیں درج ہو چکے ہیں) کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے۔ تو ہم کو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتا دے۔ جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو۔ اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے۔ جنہوں نے اسلام کی نصرتِ مالی وجانی۔ قلمی ولسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو۔ اور مخالفین اسلام و منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو۔ وہ ہمارے پاس آ کر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے۔ اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوام غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو"۔

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب براہین احمدیہ کی اس امتیازی شان کے منکر ہیں۔ تو وہ بتائیں۔ کہ گزشتہ نصف صدی میں بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا اور کون ہوا ہے۔ جس نے مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعوےٰ کیا ہو۔ کہ اگر کوئی شخص الہامات کا منکر ہے تو وہ میرے پاس آ کر اس کا تجربہ اور مشاہدہ کرے۔ یقیناً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کو مستثنےٰ کرتے ہوئے امتِ محمدیہ کی کسی ماں نے آج تک ایسا بچہ نہیں جنا۔ جس نے مخالفین اسلام کا اس پامردی۔ جرأت۔ استقلال اور عدیم النظیر ثبات کے ساتھ مقابلہ کیا ہو۔ اور نہ صرف دلائل کے میدان میں اسلام کو مذاہب عالم پر غالب ثابت کیا ہو۔ بلکہ معجزات و نشانات کے رنگ میں بھی اسلام کی زندگی کا ثبوت دیا ہو:۔

اس عظیم الشان اسلامی خدمت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ تمسخرانہ اندازِ بیان کہ:۔ "مرزا صاحب کی براہین احمدیہ میں محض ادّعا پر ادّعا ہے۔ اور کچھ نہیں" بتاتا ہے۔ کہ ان کا دل اسلام۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے بالکل خالی ہو چکا ہے۔

عیسائیوں میں ایسٹر کی تقریب کس طرح شروع ہوئی

ہندوستان کے لوگ ایسٹر کے لفظ سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ اس موقعہ پر عام طور پر سرکاری اداروں میں تعطیلات ہوتی ہیں۔ مگر بہت کم لوگ یہ جانتے ہونگے کہ اس تقریب کی حقیقت کیا ہے۔ چونکہ یہ دن اب کے پھر قریب آرہے ہیں۔ اس لئے احباب کی آگاہی کے لئے مختصراً اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

یہ تقریب عیسائیت سے مخصوص نہیں بلکہ بہت پرانی ہے۔ ایسٹر سکسن زبان کا ایک لفظ ہے جس کے معنی ہیں جی اٹھنا۔ کہا جاتا ہے کہ سیکسن زبان میں ایک مہینہ کا نام بھی ایسٹر تھا۔ یہ قوم ایک دیوی کی پرستار تھی۔ جس کا نام ایسٹر تھا۔ اور چونکہ اس کی عبادت کی تقاریب بالخصوص اس مہینہ میں منائی جاتی تھیں۔ اس لئے اسے ماہ ایسٹر کہا جاتا تھا۔ اور سیکسن قوم میں ایسٹر کا تیوہار بہت شان و شوکت سے منایا جاتا تھا۔ شمالی یورپ میں چونکہ سردی بہت پڑتی ہے۔ اس لئے موسم بہار کی آمد پر وہ خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ اور یہی بہار کا تیوہار ایسٹر کا تیوہار تھا۔ گویا عیسائیت سے سینکڑوں سال قبل غیر مسیحی اقوام ایسٹر کا تیوہار پورے اہتمام کے ساتھ منایا کرتی تھیں۔ ان کے علاوہ بنی اسرائیل اس موسم میں عید فسح مناتے تھے۔ جو ان کے مصر سے خارج ہونے کی یادگار کے طور پر مقرر تھی جبکہ ہلاکت کے فرشتے نے مصری پلوٹھوں کو تو ہلاک کر دیا مگر بنی اسرائیل کو تباہی سے محفوظ رکھا۔ بنی اسرائیل اس یادگار کی تقریب اسی موسم میں اب تک مناتے ہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت یسوع مسیح کو یہودیوں کی اسی عید فسح کے موقعہ پر صلیب پر دیا گیا تھا۔ اور وہ تیسرے دن جی اٹھے تھے۔ یہ ایک اتفاق ہے کہ عیسائیوں کے لئے بھی انہی ایام میں خوشیاں منانے کا موقعہ پیدا ہوگیا۔ اور وہ بھی مسیح کے مصلوب ہوکر دوبارہ زندہ ہوجانے کے عقیدہ پر انہی ایام میں خوشی منانے لگے۔ ورنہ یہ عید عیسائیت سے بہت پہلے مختلف اقوام میں مختلف رنگوں میں جاری تھی۔ عیسائیت کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس مذہب کے راہنما ہمیشہ یہ کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ مسیح کے جی اٹھنے کے واقعہ کو بالخصوص آئندہ نسلوں کے ذہن نشین کیا جائے۔ اور اس امر پر تواریخ کلیسا اور انجیل کے اوراق شاہد ہیں۔ کہ عیسائیت کے پیشوا اس یادگار کو ہمیشہ شان و شوکت سے مناتے رہے ہیں۔ عیسائیت کی بعثت کی ابتدائی تین صدیوں میں اس سوال پر بہت سرگرم مباحثے اور مناظرے ہوتے رہے ہیں۔ کہ کس روز یہ تقریب منائی جائے۔ پہلے پہلے ایشیائی عیسائیوں کا یہ طریق تھا کہ وہ ایسٹر کی تقریب یہودیوں کی عید فسح کے دن یعنی پہلے مہینہ کی چودھویں تاریخ کو مناتے تھے۔ لیکن مغربی عیسائیوں نے اس تیوہار کو اتوار کے ساتھ مخصوص کر دیا اور اس طرح وہ اتوار کے روز ہی ایسٹر مناتے رہے۔ ۳۲۵ء میں سب جگہ ایک دن مقرر کرنے کے لئے عیسائیوں کی ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس وقت ان کا اختلاف ایک بہت نازک صورت اختیار کر چکا تھا۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ اتوار کا دن اس کے لئے مخصوص کر دیا جائے۔ ۱۹۲۱ء میں برطانوی دارالامراء میں ایک بل پیش ہوا تھا۔ کہ ایسٹر منانے کے لئے ۱۱ اپریل کی تاریخ مقرر کر دی جائے۔ مگر بہت بحث و مباحثہ کے بعد اسے نامنظور کر دیا گیا۔ اور یہی قرار پایا کہ اس کے لئے کوئی ایک ہی تاریخ مقرر نہیں کی جاسکتی۔ بلکہ یہ چاند کے مہینوں کے حساب سے فسح کی عید سے تیسرے دن منایا جائے۔ اب یہ تیوہار یہودی جنتری کے مطابق پہلے چاند کی ۱۵ اور ۲۱ میں سے اکیسویں تاریخ کے درمیان بروز اتوار منایا جاتا ہے۔

پطرس نے اعمال ۱/۱۲ میں اس تقریب کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے "چاہیئے کہ ہر ایک مرد ہمارے ساتھ اس کے جی اٹھنے کا گواہ بنے"۔

چونکہ عیسائیت نے ہمیشہ اس تقریب کو منانے پر زور دیا ہے۔ اس لئے تمام عیسائی اس کے پابند ہیں کہتے ہیں کہ قیصر جولین نے عیسائیت کو مٹانے کے لئے بہت زور لگایا۔ مگر وہ اس کوشش میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ اس لئے ناکام ہوا۔ کہ اس نے خداوند مسیح کے جی اٹھنے کو لوگوں کے دلوں سے مٹانا چاہا۔

رومن کیتھولک ممالک میں یہ دستور قدیم سے چلا آتا ہے۔ کہ ایسٹر کے ایام میں مرغی کے انڈے بطور تبرک ایک دوسرے کو بھیجے جاتے ہیں۔ پوپ پائس پنجم نے اس تقریب کی رسوم ادا کرنے کے لئے جو ضابطہ مقرر کیا تھا۔ اور جو اب تک انگلستان۔ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں مروج ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ ان انڈوں کو کھانے سے قبل کہا جائے کہ "اے مبارک خداوند ہم ان انڈوں کے لئے تیرا شکر کرتے اور تیری شکرگزاری کرتے ہوئے ان کو کھاتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا خداوند جی اٹھا ہے" یونانی کلیسا میں یہ طریق ہے کہ ایسٹر کے دن لوگ آپس میں ملتے وقت اس طرح سلام کرتے ہیں۔ "خداوند مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے"۔ اور دوسرا اس کے جواب میں کہتا ہے "وہ فی الواقع جی اٹھا ہے"۔ کلیساؤں میں مختلف قسم کے گیت بھی پڑھے جاتے ہیں۔

ایسٹر کے موقعہ پر دوست احباب کو انڈے بھیجنے کی رسم ۱۹ ویں صدی میں جرمنی سے انگلستان آئی پہلے تو یہی ہوتا تھا۔ کہ مرغی کے انڈے بھیجے جاتے تھے۔ مگر آہستہ آہستہ مصنوعی انڈے بھیجنے کا دستور بھی شروع ہوگیا۔ اور لوگ عجیب و غریب انڈے بھیجنے لگے۔ اس سلسلہ میں بعض مصنوعی انڈوں کا ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ ۱۸۹۵ء میں زار روس اور زارینہ جس گاڑی میں سوار ہوکر تاج پوشی کے لئے گئے تھے۔ ایک شخص نے سونے اور جواہرات سے اس کا ایک چھوٹا سا ماڈل تیار کیا۔ اور اس پر ایک ہلکے سبز رنگ کا سنہری خول چڑھا کر اسے بالکل ایک انڈا بنا کر زارینہ کی خدمت میں پیش کیا۔ اسی طرح ایک اور انڈا سفید انیمل کا تیار کرکے اس کو پیش کیا گیا۔ جس پر ماسکو کا کلیسا بنا ہوا تھا۔ اس کا گنبد اور صلیب سونے کی تھی۔ اسی طرح کے اور بھی بہت سے انڈے تھے۔ یہ چیزیں روسی خزانہ میں جمع تھیں۔ جنہیں سوویٹ گورنمنٹ نے نکال کر فروخت کر دیا ہے۔

دوکاندار بھی اس موقعہ پر عجیب و غریب انڈے تیار کرتے ہیں۔ جس طرح کرسمس کے موقعہ پر کیک انواع و اقسام کے تیار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایسٹر کی تقریب پر طرح طرح کے انڈے بنائے جاتے ہیں جن پر گہرے نیلے رنگ کے فیتے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ جو دراصل محبت کی گرہ سمجھی جاتی ہے۔ اور عیسائی خرید کر اپنے دوست احباب اور عزیز و اقارب کو بطور تحفہ بھیجتے ہیں۔ انڈا چونکہ ایک جاندار کی ابتدائی صورت ہے۔ اس لئے اسے بطور تحفہ بھیج کر اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ نئی زندگی کے چشمے ہمارے اندر موجود ہیں۔ اور پرورش پارہے ہیں نئی امیدیں نئی امنگیں اور نئے ارادے ہمارے دلوں میں موجود ہیں۔ اور ان کے ذریعہ ہم ابدی زندگی کے حصول کی امید...

بیرونی مجالس خدام الاحمدیہ اور تعلیم ناخواندگان

گذشتہ سال کے شروع میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جب قادیان کے محلہ دارالرحمت اور دار الفضل میں تعلیم ناخواندگان کا کام چل نکلا۔ تو حضور نے اواخر ماہ شہادت میں مجلس کو سارے قادیان میں اسے پھیلانے کا ارشاد فرمایا۔ ۲۴ ماہ شہادت ۱۳۱۸ ہش کو مفصل تعلیمی سکیم تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اور منظوری کے بعد جلد ہی تقریباً تمام محلوں میں کام شروع کر دیا گیا۔ اب تک ناخواندگان کا ایک حصہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنا کورس ختم کر کے آخری امتحان پاس کر چکا ہے۔ باقیوں کے متعلق مجلس کوشاں ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنی تعلیم مکمل کر لیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرائض تعلیم ناخواندگان مجلس کے سپرد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا۔ "ان کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسے پہلے یہاں شروع کریں اور پھر باہر۔ اور کوشش کریں کہ سال دو سال کے عرصہ میں کوئی احمدی ایسا نہ ہو۔ جو پڑھا ہوا نہ ہو۔ .. یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جب تک علم عام نہ ہو۔ جماعت پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتی ... خدام الاحمدیہ کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ہر احمدی لکھنا پڑھنا سیکھ جائے"۔ (الفضل جلد ۲۷ نمبر ۱۷)

افسوس ہے۔ کہ ناخواندگانِ قادیان کی تعلیم میں الجھے رہنے کے باعث باہر کی جماعتوں میں تعلیم کے متعلق کوئی خاص توجہ نہیں دی جا سکی۔ لیکن اب جبکہ دو سال کی انتہائی میعاد میں سے نصف گزر چکی ہے۔ ہم پر واجب ہے۔ کہ اس اہم فرض کو مزید معرضِ التوا میں نہ ڈالیں۔ اس لئے جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ جلد از جلد اس کام کو باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ جاری کر دیں۔ تا ہم اپنے محبوب امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل کر کے سرخرو ہو سکیں۔

جملہ مجالس اجرائے تعلیم کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات کو ملحوظ رکھیں۔

کورس تعلیم حسب ذیل ہے۔

(۱) قرآن کریم ناظرہ (۲) نماز باترجمہ (۳) اردو پڑھنا (۴) دستخط کرنا۔ (۵) سونک ہندسے جاننا۔

ناخواندہ ہمارے نزدیک وہ ہے جس کو مندرجہ بالا پانچ مضامین میں سے کسی کے حصول کی ضرورت ہے۔

پہلے تمام ناخواندگان جماعت کا شمار کیا جائے۔ اس ریکارڈ میں مندرجہ ذیل معلومات مندرج ہوں۔

نام خواندہ۔ ولدیت۔ عمر۔ پیشہ۔ تعلیمی حالت کیفیت۔ تعلیمی حالت بیان کرنے کے لئے مندرجہ ذیل علامات استعمال کی جائیں۔

ق - قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتا۔
م - نماز باترجمہ نہیں جانتا
ا - اردو نہیں پڑھ سکتا۔
ن - دستخط نہیں کر سکتا۔
ہ - سونک ہندسے نہیں جانتا۔

اس کے بعد ناخواندگان کی قابلیت کے مطابق جماعتیں بنائی جائیں۔ مثلاً جو لوگ قرآن کریم ناظرہ نہیں پڑھ سکتے لیکن نماز باترجمہ اور ہندسے جانتے اور اردو لکھ پڑھ سکتے ہیں ایسے متعلمین کی علیحدہ کلاس ہو۔ اور جنہیں صرف نماز کا ترجمہ نہیں آتا اور انہیں بقیہ کورس پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ان کی علیحدہ کلاس ہو۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔

ہر کلاس کے لئے علیحدہ علیحدہ معلمین مقرر کئے جائیں۔ کوشش کی جائے۔ کہ کوئی کلاس تین متعلمین سے زائد نہ ہو۔ بلکہ ممکن ہو تو ہر معلم ایک وقت میں ایک ہی متعلم کو پڑھائے معلم کے لئے خدام الاحمدیہ کا رکن ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ بہتر ہوگا۔ کہ جماعت کے بزرگ اور دیگر تجربہ کار غیر رکن اصحاب اس خدمت کو سر انجام دیں۔

قائدین و زعماء کو چاہئے۔ کہ ہر حلقہ میں نگران تعلیم مقرر کریں جو انہیں باقاعدہ اپنی ہفتہ وار رپورٹ دیا کریں۔ جسے وہ بغیر کسی مزید خرچ ڈاک کے اپنی ہفتہ وار رپورٹوں کے ہمراہ دفتر مرکزیہ کو بھیج دیا کریں۔ جہاں تعلیم شروع ہو جائے۔ وہاں تعلیمی رپورٹوں کے لئے مرکز سے مطبوعہ فارم منگوا لئے جائیں۔ اور ان کی خانہ پری کر کے بھیج دیا کریں۔ علاوہ ازیں متعلمین و معلمین کی فہرست کی ایک نقل جس میں مذکورہ بالا معلومات مکمل طور پر مندرج ہوں۔ جلد از جلد تیار کر کے دفتر مرکزیہ کو ارسال کی جائے۔

نگرانوں اور معلمین کی تقرری میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد کو پیش نظر رکھیں۔

"اس کام میں جماعت کے دوسرے تجربہ کار لوگوں سے مدد لی جا سکتی ہے۔ گو چونکہ اس کی ابتداء خدام الاحمدیہ نے کی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ اسے ختم کرنے کا سہرا بھی انہی کے سر ہو۔ مگر جماعت کے تجربہ کار لوگوں کو چاہئے۔ کہ ان کو مدد دیں اور مختلف علاقے مختلف لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں۔" (الفضل جلد ۲۷ نمبر ۹۸)

جو لوگ قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتے ان کو پہلے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جائے جو علاوہ محصول ڈاک ۳ ر فی کے حساب سے دفتر خدام الاحمدیہ یا دفتر قاعدہ یسرنا القرآن سے مل سکتا ہے۔ بعض بیرونی مجالس مثلاً جہلم۔ کیرنگ۔ کریام وغیرہ نے اپنے طور پر ناخواندگان کی تعلیم کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ مجلس مرکزیہ ایسی تمام مجالس کی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور امید کرتی ہے۔ کہ اب وہ کام کو زیادہ منظم طریق پر چلائیں گی۔ اور نسبتاً بہت زیادہ تن دہی سے کام کریں گی۔ تا کہ چھ ماہ کے اندر مقررہ نصاب ختم کر سکیں۔

محترمی زعیم صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جہلم کی رپورٹ سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی۔ کہ ۲ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ ہش کو ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے زیر اہتمام ہمارے پانچ متعلمین نے امتحان دے کر کامیابی حاصل کی۔ جس کی انہیں سرکاری سندات دی گئی ہیں۔ دیگر مجالس کے لئے یہ نمونہ قابل تقلید ہے۔

خاکسار مشتاق احمد باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ قادیان۔

نمائندگان مشاورت اور مجالس خدام الاحمدیہ کو ضروری اطلاع

مجلس مشاورت نزدیک آ رہی ہے۔ جن مجالس کو خدام الاحمدیہ کے لٹریچر کی ضرورت ہو۔ وہ براہ مہربانی اپنے اپنے حلقہ سے آنے والے نمائندگان کے ذریعہ منگوا لیں۔ اس طرح ڈاک کے اخراجات کی بچت کفایت ہو جائے گی۔ اور نمائندگان کا دفتر خدام الاحمدیہ میں تشریف لانا ان کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں دوبارہ گذارش ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت ۱۳۱۹ ہش میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "تمام جماعت کے نمائندے .... اپنی اپنی جماعتوں میں جا کر ..

مختلف مقامات سے یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

شہر سیالکوٹ

مکرم اللہ دتا صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ یوم التبلیغ کو تین گروپ تین مذاہب یعنی سکھ۔ ہندو۔ عیسائیوں کے لئے بنائے گئے۔ جنہوں نے مختلف ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور تمام دوستوں نے تمام دن تبلیغی کام میں گرمجوشی کے ساتھ حصہ لیا۔ انگریزی لیکچر تعلیم یافتہ طبقہ چھاؤنی اور شہر کے معزز حضرات میں تقسیم کیا گیا۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ

مکرمی سید لال شاہ صاحب امیر جماعت لکھتے ہیں کہ احباب جماعت بصورت وفود مختلف مذاہب کے لوگوں میں برائے تبلیغ گئے۔ اور ۱۶۴ آدمیوں میں پیغام حق پہنچایا جس کا اچھا اثر ہونے کی وجہ سے بعض ہندو احباب نے مجلس شوریٰ پر آنے کا وعدہ کیا ہے۔

ساتان کولم (جنوبی ہند)

ساتان کولم (جنوبی ہند) سے مولوی احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا کرشن بزبان تامل اردگرد کے دیہات اور شہروں میں تقسیم کیا گیا۔ نیز انگلش ٹریکٹس بنام "ایک ہی خدا ہے" کثرت سے تقسیم کیا گیا اور شام کو ہندو احباب کو مدعو کر کے ہمارا کرشن اردو کا ترجمہ تامل میں کر کے سنایا جس کا اچھا اثر ہوا۔

کاٹھ گڑھ

مکرمی عطاء اللہ خان صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں کہ نیز دیہات میں چار وفود کو روانہ کیا گیا جنہوں نے فریضہ تبلیغ کو بخیر و خوبی سر انجام دیا۔ ۲۰۰ غیر مسلم احباب کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ راجپوت قوم میں بہت عمدگی کے ساتھ تبلیغ کی گئی۔

کنری (سندھ)

مکرمی غلام رسول صاحب لکھتے ہیں کہ یوم تبلیغ کو ۲۶۴ آدمیوں میں تبلیغ کی گئی۔ اشتہارات تقسیم کئے گئے بعض غیر مسلم اصحاب کو تبلیغی خطوط لکھے گئے۔

کالا گوجراں

مکرمی عبد القیوم صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں کہ یوم تبلیغ پر کالا گوجراں کا ما رلیوے سٹیشن بکسوری میں ۳۰۰ اشتہارات تقسیم کئے گئے اور ایک حکیم صاحب سے جو سکھ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ کافی دیر تک بحث ہوئی جس کا اثر اچھا ہوا۔ دو لیکچروں سے جہلم میں کافی دیر تک بحث ہوئی اور اسی طرح مسلمان گرد ادارے جو تبلیغ سے متاثر تھا مقاصد احمدیت پر گفتگو ہوئی۔ ٹریکٹوں کو دوستوں نے خوب دلچسپی اور شوق سے پڑھا۔

بانکوڑا

مولوی ابو القاسم خان صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں کہ تبلیغی کام کے لئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں کافی تعداد میں غیر مذاہب کے دوست شامل ہوئے۔ ایک عیسائی پادری صاحب نے شروع سے آخر تک جلسہ کی تقاریر کو سنا اور مولوی محمد حنیف صاحب مبلغ نے "اسلامی معرفت" کے موضوع پر ۲½ گھنٹہ تقریر کی۔ اور ایک دعوت عقیقہ میں مسلم احباب کو شامل کر کے پادری صاحب کو بھی دعوت میں شریک کیا گیا جو بہت اچھا اثر لے کر گئے اور بانکوڑا شہر میں انفرادی طور پر پانچ سو احباب کو تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

احمد آباد (کاٹھیاواڑ)

مکرمی عبد الرشید صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ تبلیغ کے دن شیخ محمد زکریا صاحب کی معیت میں سکھوں کے ایک مجمع میں گئے اور آنے والے قاضی کرشن کے متعلق سکھوں کی کتابوں سے شبد اور اقوال پڑھ کر سنائے۔ اور گورمکھی ٹریکٹ دئے گئے دوسرے دن ایک سکھ صاحب ملے اور انہوں نے کچھ ٹریکٹ طلب کئے جو ان کو دے گئے جنہیں اس سکھ دوست نے اپنے لوگوں میں خوب تقسیم کیا۔ اور بعد میں کئی دفعہ تبادلہ خیالات کے لئے اپنے مکان پر ہم کو مدعو کیا۔

ہندوؤں کے ایک مندر میں ہندی ٹریکٹ پڑھ کر سنائے۔ اور ایک پنڈت صاحب کے اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا۔ فرداً فرداً تبلیغ کے علاوہ ریلوے سٹیشن پر تقسیم اشتہارات کا کام سر انجام دیا گیا۔

لاہور چھاؤنی

مکرم صوفی علی محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ احباب جماعت نے انفرادی طور پر موضع کھاڑ۔ کیر خورد چونگ لدھڑ۔ ڈیرہ چاہل۔ جامن روڈ میں تبلیغ کی۔ اور رفلائی کور (آر۔ اے۔ ایف) کے گوروں میں اور سی۔ ایم۔ ایس چرچ میں انگریزی کے تین قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں صدر بازار زہر میوہ توپ خانہ بازار میں ہندوؤں اور عیسائیوں میں خوب تبلیغ کی گئی

بھدرک (اڑیسہ)

سید محمد زکریا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ موضع گرد پور میں تعلیم یافتہ ہندو طبقہ کے لوگوں سے متواتر احمدیت یعنی حقیقی اسلام پر سات گھنٹہ تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک مہاپرش کہنے پر مجبور ہو گئے۔ اس تبادلہ خیالات اور تبلیغ کی وجہ سے ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز ہوتی ہے جو عنقریب قائم ہو جائے گی۔ ایک بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جناب بھاگی رتھی مہاپاتر صاحب جو اڑیہ زبان کے جید عالم ہیں اور اس وقت انسائیکلوپیڈیا کر رہے ہیں انہوں نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور آپ کا فوٹو ضرور دیا جاوے گا اس کتاب کی سات جلدیں ہیں پہلا حصہ طبع ہو چکا ہے دوسرا تیار ہونے والا ہے۔

لجنہ اماء اللہ جہلم

مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ جہلم لکھتی ہیں کہ یوم تبلیغ کے دن ہندو اور سکھ بہنوں میں مختلف قسم کے ٹریکٹس اور لٹریچر تعدادی ۱۴۲ تقسیم کئے گئے۔ غیر مذاہب کی تعلیم یافتہ مستورات نے ان کو بڑی خوشی سے پڑھا اور سنا جس سے ان پر کافی اچھا اثر ہوا

شیخوپورہ

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ سکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ شیخوپورہ سے لکھتی ہیں کہ چار مستورات نے مختلف حلقوں کا دورہ کیا۔ سکھوں کے مکانوں میں جا کر چولہ باوا نانک صاحب دکھایا اور ٹریکٹ پڑھ کر سنائے شیخوپورہ کی قدیم آبادی میں بھی تبلیغ کی ۱۰ ٹریکٹ دیئے گئے۔ بیجہ عیسائی مہتروں کے محلہ میں عورتوں کو جمع کر کے تبلیغ کی۔ اور ایک عیسائی استانی سے کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور اس پر کفارہ کے متعلق سوال کیا گیا جس سے وہ عاجز رہے اور دوسرے دن برٹال دیا ہم نے اس کو ہر طریقہ سے مدعو کیا مگر وہ ہمارے پاس نہ آئی۔ اور نہ جواب دے سکی۔

دہلی

مبارکہ بیگم صاحبہ سکرٹری مجلس خادمات الاحمدیہ دہلی سے تحریر فرماتی ہیں کہ تبلیغ کے دن دس قسم کے ٹریکٹ معزز مستورات طبقہ میں تقسیم کئے گئے اور پونے چار صد کے قریب ہندو سکھ عیسائی مستورات میں ٹریکٹ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا اور انفرادی تبلیغ کی گئی اور حضرت [illegible]

پنجاب میں فوجی نوعیت کی ڈرل کی ممانعت

حکومت پنجاب کے اعلانات نمبر ۲۴م ۲ بی - ڈی - ایس - بی اور ۱۵م ۲ - بی - ڈی ایس - بی - مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۴۰ء کے ماتحت صادر کردہ احکام کے دائرہ اثر کے متعلق بہت کافی غلط فہمی پائی جاتی ہے - پہلے حکم کے رو سے لاہور - امرتسر اور راولپنڈی میں دس یا اس سے زیادہ اشخاص پر مشتمل پبلک جلوس میں اسلحہ (سوائے نیام بند تلوار کے) یا ایسی اشیا کا جو بطور اسلحہ استعمال کی جاسکتی ہوں - ساتھ رکھنا ممنوع قرار دیا گیا ہے - دوسرے حکم کے مطابق صوبہ بھر میں اسلحہ کے ساتھ یا ان کے بغیر فوجی نوعیت کی ڈرل کی ممانعت کی گئی ہے - یہ دونوں احکام جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں - اور یہ بخوبی مختلف تاریخوں پر صادر کئے جاسکتے تھے - لیکن معلوم ہوتا ہے - کہ بہت سے لوگوں نے انہیں خلط ملط کر دیا ہے - مثال کے طور پر بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے - کہ دس سے کم اشخاص کو ڈرل کرنے کی اجازت ہے - یہ درست نہیں ہے - فوجی نوعیت کی ڈرل کی ممانعت کی گئی ہے - خواہ اس میں حصہ لینے والے اشخاص کی تعداد کتنی ہی کم کیوں نہ ہو - بعض کا یہ خیال ہے - کہ ایسی اشیا کے بغیر ڈرل کرنے کی اجازت ہے - جو بطور اسلحہ استعمال کی جاسکتی ہوں - لیکن حکم مذکور میں واضح طور پر ڈرل کی ممانعت ہے - خواہ وہ اسلحہ کے ساتھ کی جائے یا ان کے بغیر -

حکومت پنجاب کے اس اعلان کے متعلق بھی کسی حد تک غلط فہمی ہوگئی ہے - جو اسی تاریخ کو شائع کیا گیا تھا - اور جس میں وہ اسباب بیان کئے گئے تھے - جن کی بنا پر مذکورہ بالا احکام بالخصوص دوسرا حکم صادر کرنا ضروری ہوگیا تھا - اور پبلک کے مختلف طبقات کی طرف سے اس بات پر زور دیا گیا ہے - کہ ان جماعتوں کو جن میں یہ طبقات دلچسپی رکھتے ہیں - مستثنیٰ کیا جائے - بلکہ یہاں تک بھی کہا گیا ہے - کہ یہ احکام ان پر بالکل عاید ہی نہیں ہوتے - حقیقت یہ ہے - کہ پہلے حکم کے مطابق کوئی خاص جماعت مستثنیٰ نہیں کی گئی لیکن اس میں اس امر کا انتظام کیا گیا ہے - کہ یہ حکم کسی ایسے جلوس پر عاید نہیں ہوگا - جس کے لئے پولیس ایکٹ کے ماتحت لائسنس دیا گیا ہو - اس طرح کسی جلوس کے منتظمین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے لائسنس کے لئے درخواست کر سکتے ہیں - اور یہ بھی گذارش کر سکتے ہیں - کہ لائسنس کی ایک شرط یہ ہو کہ جلوس میں اسلحہ یا ایسی اشیا کو جو بطور اسلحہ استعمال کی جاسکتی ہیں - ساتھ رکھا جاسکے - ایسی درخواستوں پر بدستور سابق ان کے حسن و قبح کو ملحوظ رکھتے ہوئے غور کیا جائے گا -

دوسرا حکم بھی سراسر عمومی نوعیت کا ہے - اور یہ کسی واحد جماعت یا قوم پر عائد نہیں ہوتا - بلکہ یہ سب پر یکساں طور پر حاوی ہے - اس کی رو سے صرف سکولوں اور ہندوستان میں بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن اور گرل گائیڈز ایسوسی ایشن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے - لیکن اس کے بموجب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اختیار دیا گیا ہے - کہ وہ اپنے ضلعوں کی حدود کے اندر کسی دوسری جماعت کو مستثنیٰ کر دیں اگر انہیں اسبات کا اطمینان ہو جائے - کہ اس طرح مستثنیٰ کرنے سے حکم مذکور کا اصل منشا فوت نہیں ہوگا - مستثنیٰ ہوئے بغیر بھی کسی جماعت کو یہ حق ہے - کہ وہ اپنے سماجی اور مذہبی کام کو جاری رکھے کیونکہ ایسے کام پر حکم مذکور اثر انداز نہیں ہوتا اور یہ کام فوجی ڈرل پر منحصر نہیں ہوسکتا - لیکن کوئی جماعت یہ نہیں کہہ سکتی - کہ چونکہ اس کے مقاصد فرقہ وارانہ یا سیاسی نہیں اس لئے یہ حکم اس پر عائد نہیں ہوتا -

نور احمد ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

اوورسیر کی ضرورت

ایک پرائیویٹ فرم میں ایک دیانتدار محنتی - تجربہ کار اور سند یافتہ اوورسیر کی ضرورت ہے - تنخواہ ۹۰ روپیہ ماہوار ہوگی - خواہشمند احباب درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر معہ نقول سرٹیفکیٹس مقامی عہدیداران کی سفارش کے ساتھ ۲۲ - ۳ - ۴۰ تک نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں

ناظر امور خارجہ

ضروری اعلان

بعض جگہوں سے اطلاعات پہنچی ہیں کہ ایک شخص مسمی محمد دین ناظر صاحب ضیافت جناب میر محمد اسحاق صاحب کے جعلی دستخطی چٹھیوں کے ذریعے یتامیٰ کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے - میر صاحب موصوف نے کسی کو ایسا اختیار نہیں دیا - لہذا احباب آگاہ رہیں - محمد دین مذکور کا حلیہ حسب ذیل ہے - قد لمبا - رنگ گندمی - چھوٹی داڑھی

ناظر امور عامہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم - اے کا ارشاد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

291

ایہا الاحباب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

حامل ہذا مستری نظام الدین صاحب ہماری جماعت کے ایک پرانے مخلص ہیں - اور **سامان ورزش** کا کاروبار کرتے ہیں - مگر اب کچھ عرصہ سے کاروباری مقابلہ کی وجہ سے مالی تنگی میں مبتلا ہیں - چونکہ ایسے حالات میں خدا کے پیدا کئے ہوئے اسباب سے کام لینا ضروری ہے - اس لئے انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے - کہ میں اپنے احمدی دوستوں کی خدمت میں ان کی سفارش کروں - جن کا مدارس وغیرہ سے تعلق ہے - تا کہ وہ **سامان ورزش** کی خرید میں امداد دے کر ایک تکلیف میں مبتلا بھائی کی امداد کا ثواب حاصل کریں - سو میں اس سفارش میں خوشی پاتا ہوں - اور امید کرتا ہوں - کہ ہمارے دوست اس بارے میں توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے - میں مستری صاحب سے بھی توقع کرتا ہوں - کہ وہ ہر طرح اچھا مال سپلائی کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کریں گے -

ہمارے ہاں ہر قسم کا سامان سپورٹس اعلےٰ - ارزاں قیمت پر مل سکتا ہے - مثلاً فٹ بال والی بال - کرکٹ بیٹ - بیڈمنٹن - ہاکی - ٹینس ریکٹ وغیرہ وغیرہ -

فٹ بال - ٹی شیپ اول درجہ مع بلیڈر ۵/۸/۰ - والی بال کروم لیدر مع بلیڈر درجہ اول ۳/۱۲/۰ - ہاکی سٹک کلاتھ اول درجہ ۲/۱۲/۰ - مکمل فہرست مفت طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ

احمدی خانساماں کی ضرورت

مجھے ایک ایسے مخلص احمدی خانساماں کی ضرورت ہے جو ہر قسم کے دیسی اور انگریزی کھانے پکانے میں ماہر اور تجربہ کار ہو -

ملازمت کے خواہاں اپنے مقام کی احمدی جماعت کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیقی شہادت کے ساتھ مجھ سے خط و کتابت کریں -

(چودھری) سردار خان - ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ دی اینڈ این - ڈبلیو ریلوے

(حال وارد) امین آباد ضلع گوجرانوالہ